السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم اپنی کالونی میں ۱۵۔۱۲۰ اہل حدیث ہیں اورہمارے ہاں کوئی مسجد اہل حدیث نہیں ہے۔ پہلے ہم بریلوی حضرات کی مسجد میں نماز پڑھتے تھے، تین سال قبل انہوں نے ہمیں نماز پڑھنے سے روک دیا، اس کے بعد دیوبند حضرات کی مسجد تعمیر ہوئی توہم ان کی مسجد میں نماز اداکرتے رہے اوردھیمی آواز سے آمین کہتے رہے، اس کے باوجود بھی انہیں تکلیف تھی، ایک دن ہم نے آمین کہی توامام مسجد نے نماز توڑکرمقتدیوں کی طرف منہ کرکے کہا ''خنزیرو!تمہیں کیا تکلیف ہے ''اس وقت سے اہل حدیث الگ نماز پڑھتے ہیں، ہمارے ہاں اہل حدیث کاایک مدرسہ ہے جوزکوٰۃ وخیرات سے تعمیر کیاگیا ہے، اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس مدرسہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں اور سپیکر میں اذان دے سکتے ہیں یامدرسہ کی دوسری منزل پر مسجد تعمیر کرسکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دیوبندی حضرات کی طرف سے اہل حدیث حضرات کوکہا جاتا ہے کہ یہ لوگ بہت متعصب ہیں اورروا داری سے کام نہیں لیتے ہیں۔ ہم نے پورا سوال اس لئے درج کیا ہے تاکہ دیوبندی حضرات کا اہل حدیث لوگوں کے متعلق رویہ سامنے آجائے۔ کیا وزیرآباد کی جماعت مسجد کی تعمیر میں فعال نہیں ہے۔ کیا مسلک کی حمایت میں بے چارے اہل حدیث کا تعاون نہیں کیا جاسکتا، جنہیں ایک سنت پر عمل کرنے کی پاداش میں خنزیر تک کہا جاتا ہے۔ مرکزاہل حدیث کو بھی ایسے لوگوں کے ساتھ دست تعاون بڑھانا چاہیے۔ ان تمہیدی گزارشات کے بعد سوالات کا جواب حسب ذیل ہے:

جب زکوٰۃ حقدار کو پہنچ جائے تو اس کی زکوٰۃ والی حیثیت ختم ہوجاتی ہے اورجسے زکوٰۃ دی گئی ہے، وہ اسے جہاں چاہے استعمال کرسکتا ہے، چنانچہ امام بخاریؒ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''جب صدقہ کی حیثیت تبدیل ہوجائے ''اس کے تحت انہوں نے دواحادیث ذکر کی ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:77